ماں کا اپنی نابالغ اولاد کا مال بطورِ قرض لینا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

1

ریفرنس نمبر: Aqs 1651
تاریخ: 23-07-2019

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک نابالغہ بچی کی مِلک میں کچھ سونا ہے، اس کی والدہ چاہتی ہے کہ یہ سونا اپنی بڑی لڑکی کو اس کی شادی میں دے دے اور بعد میں اسی وزن کا سونا بنوا کر نابالغہ بیٹی کو واپس دے، کیا وہ اس طرح کر سکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

بیان کی گئی صورت میں نابالغہ بچی کا سونا دوسری بیٹی کو دینا ماں کے لیے جائز نہیں اگرچہ ماں کا یہ ارادہ ہو کہ بعد میں اتنا سونا نابالغہ بیٹی کو واپس لوٹا دے گی، کیونکہ ماں کو اس طرح نابالغہ بچی کے مال میں تصرف کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ حقیقت میں یہ صورت ماں کی طرف سے بچی کا مال قرض لینے کی ہے اور حکم شرعی یہ ہے کہ نابالغ بچہ اپنا مال کسی کو قرض نہیں دے سکتا اور نہ ہی کوئی اس سے قرض لے سکتا ہے کہ قرض دینے میں بچے کا فی الحال محض نقصان ہے اور جس کام میں بچے کو محض نقصان ہو، وہ کام اس کا ولی بھی نہیں کر سکتا، تو ماں کو بدرجہ اولیٰ اجازت نہیں ہے، البتہ باپ مخصوص صورت میں بچے کے مال میں قرض کے طور پر تصرف کر سکتا ہے۔

بچے کے مال میں ماں کو تصرف کرنے کی ولایت حاصل نہیں، اس سے متعلق تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے: "ثم القاضی او وصیہ۔۔۔دون الام او وصیھا ھذا فی المال" ترجمہ: پھر قاضی یا اس کا وصی بچے کا ولی ہے، ماں یا اس کا وصی ولی نہیں، یہ حکم مال میں تصرف کا ہے۔

(الدرالمختار مع ردالمحتار، کتاب المأذون، ج9، ص255، مطبوعہ ملتان)

بچے کا قرض دینا جائز نہیں، اس سے متعلق عالمگیری میں ہے: "لا یجوز اقراض العبد التاجر والمکاتب والصبی والمعتوہ لانہ تبرع وھولاء لا یملکون التبرع" ترجمہ: غلام تاجر، مکاتب، بچہ اور معتوہ کا کسی کو قرض دینا جائز نہیں کہ قرض تبرع ہے اور یہ سب تبرع کرنے کے مالک نہیں۔

(عالمگیری، کتاب البیوع، باب فی القرض، ج3، ص206، مطبوعہ کراچی)

جس تصرف سے بچے کو محض نقصان ہو، وہ اس کا ولی بھی نہیں کر سکتا، اس سے متعلق الدر المختار مع رد المحتار میں ہے: ”و ان ضار کالطلاق و العتاق و الصدقۃ و القرض لا و ان اذن بہ ولیھما و کذا لا تصح من غیرہ کابیہ و وصیہ و القاضی للضرر “ترجمہ: اور اگر بچہ یا معتوہ ایسا تصرف کریں، جس سے انہیں محض ضرر ہو جیسے طلاق دینا، غلام آزاد کرنا، صدقہ کرنا یا قرض دینا، تو یہ صحیح نہیں ہے اگرچہ ان کا ولی اس کی اجازت دے اور اسی طرح اگر یہ تصرفات بچے کا غیر کرے جیسے اس کا باپ، وصی یا قاضی، تو بھی درست نہیں ضرر کی وجہ سے۔

(الدرالمختار مع ردالمحتار، کتاب المأذون، ج9، ص253، مطبوعہ ملتان)

ماں کو بچے کے مال میں تصرف کی اجازت نہیں ہے، اس سے متعلق بہار شریعت میں ہے: ”چچا اور بھائی اور ماں یا اس کے وصی کو ولایت نہیں ہے، تو بہن پھوپھی، خالہ کو کیا ہوتی۔ یہاں مال کی ولایت کا ذکر ہے۔“

(بہار شریعت، ج3، حصہ 15، ص 205، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بہار شریعت میں ہے: ”غلام تاجر، اور مکاتب اور نابالغ اور بوہرا، یہ سب کسی کو قرض دیں یہ ناجائز ہے کہ قرض تبرع ہے اور یہ تبرع نہیں کر سکتے۔“ (بہار شریعت، ج2، حصہ 11، ص 785، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

جس تصرف سے نابالغ کو محض ضرر ہو، وہ اس کا ولی بھی نہیں کر سکتا، اس سے متعلق بہار شریعت میں ہے: ”ضار محض جس میں خالص نقصان ہو یعنی دنیوی مضرت ہو اگرچہ آخرت کے اعتبار سے مفید ہو جیسے صدقہ و قرض، غلام کو آزاد کرنا، زوجہ کو طلاق دینا۔ اس کا حکم یہ ہے کہ ولی اجازت دے تو بھی نہیں کر سکتا بلکہ خود بھی بالغ ہونے کے بعد اپنی نابالغی کے ان تصرفات کو نافذ کرنا چاہے نہیں کر سکتا۔ اس کا باپ یا قاضی ان تصرفات کو کرنا چاہیں تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔“ (بہار شریعت، ج3، حصہ 15، ص 204، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

19 ذیقعدۃ الحرام 1440ھ/23 جولائی 2019

المفتی دار الافتاء اہلسنت daruliftaa@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے